کا سامان کرسکیں۔ آپ نے ہمیں فرمایا:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لا تَنْبَغِي لآلِ مُحَمَّدٍ ، إِنَّمَا هِيَ أوساخ النَّاسِ)) ❶

''آل محمد ﷺ کے لیے صدقے کی آمدنی حلال نہیں، یہ تو لوگوں کی میل کچیل ہے۔''

پھر آپ نے خمس کے مال سے ان کی شادی کرنے کا حکم دیا۔

امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ جیسے بعض اہل علم نے صدقے کی حرمت کے مسئلہ میں بنو ہاشم کے ساتھ بنو مطلب بن عبد مناف کو بھی شامل کیا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خمس (جنگ سے حاصل ہونے والے مال غنیمت کا پانچواں حصہ) سے ان کو بھی حصہ دیا تھا جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: ''نبی کریم ﷺ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو خمس سے حصہ دیا لیکن عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا۔ حالانکہ ہاشم، مطلب، عبد شمس اور نوفل آپس میں بھائی ہیں اور وجہ یہ بتائی کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔'' ❷

آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے اہل بیت میں سے ہونے کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

﴿وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝﴾ (الأحزاب ٣٣/ :٣٣، ٣٤)

''(اے نبی کی بیویو!) تم اپنے گھروں میں قرار (عزت ووقار) سے رہو اور دورِ

---

❶ صحیح مسلم، الزكاة، باب ترك استعمال ال النبي ﷺ على الصدقة، ح : ١٠٧٢

❷ صحیح البخاری، فرض الخمس، باب و من الدليل على أن الخمس للإمام...... حديث : ٣١٤٠.

جاہلیت کی طرح اظہارِ زینت نہ کرو، بلکہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! اللہ گندی چیزوں کو تم سے دور رکھنا چاہتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک صاف رکھنا چاہتا ہے۔ اس لیے تم گھروں میں رہ کر اللہ کی نازل کردہ آیات اور (رسول کی بیان کردہ) حکمت کو یاد کرتی رہو۔ بلاشبہ اللہ نہایت باریک بین اور انتہائی خبردار ہے۔‘‘

یہ آیت مبارکہ قطعی طور پر دلالت کرتی ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں کیونکہ اس آیت سے ماقبل اور مابعد کی آیات میں انہی سے خطاب ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث کو اس کے منافی خیال نہ کیا جائے جو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَآءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾)) [1]

’’نبی کریم ﷺ ایک دن تشریف فرما ہوئے، آپ پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی منقش چادر تھی۔ اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ آ گئے، آپ نے ان کو چادر میں داخل فرما لیا، پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بھی ساتھ داخل ہو گئے، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں تو آپ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ پہنچ گئے تو آپ نے انہیں بھی داخل فرما لیا۔ پھر فرمایا: ’’اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر بری چیز دور فرما کر تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔‘‘

کیونکہ اس آیت میں صراحتاً خطاب تو ازواج مطہرات کو ہے لہٰذا وہ تو لازماً داخل ہیں،

---

[1] صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ح: ٢٤٢٤.